احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ 25۔اگست 2012ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 25/اگست 2012ء 6شوال 1433 ہجری 25 ظہور 1391 ھش جلد 62-97 نمبر 197

یتیموں کے حق میں کھڑے ہو جاؤ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اور وہ تجھ سے عورتوں کے بارہ میں فتویٰ پوچھتے ہیں تو کہہ دے کہ اللہ تمہیں ان کے متعلق فتویٰ دیتا ہے اور (متوجہ کرتا ہے اس طرف) جو تم پر کتاب میں ان یتیم عورتوں کے متعلق پڑھا جاچکا ہے۔ جن کو تم وہ نہیں دیتے جو ان کے حق میں فرض کیا گیا حالانکہ خواہش رکھتے ہو کہ ان سے نکاح کرو۔ اسی طرح بچوں میں سے (بے سہارا) کمزوروں کے متعلق (اللہ فتویٰ دیتا ہے) اور (تاکید کرتا ہے) کہ تم یتیموں کے حق میں انصاف کے ساتھ مضبوطی سے کھڑے ہو جاؤ پس جو نیکی بھی تم کرو گے تو یقیناً اللہ اس کا خوب علم رکھتا ہے۔ (النساء: 128)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ ﷺ نے اسلام کی پاکیزہ تعلیم کی روشنی میں یتامیٰ اور بیوگان سے حسن سلوک کا اعلیٰ عملی نمونہ قائم کر کے دکھایا خود آپؐ کے گھر میں اپنی زوجہ حضرت ام سلمہؓ کے یتیم بچے زیر پرورش تھے جو غزوہ احد میں زخمی ہونے والے حضرت ابوسلمہؓ کی شہادت کے بعد یتیم ہو گئے تھے رسول کریم ﷺ نے ابوسلمہؓ کی بیوہ سے نکاح کر کے قومی ضرورت کے تقاضے پورے کئے دوسری طرف ان کے بچوں کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھ کر حضرت ام سلمہؓ سے فرمایا کہ ان بچوں پر خرچ کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں اجر بھی عطا فرمائے گا۔

آپؐ خود ان کے یتیم بچے سلمہ کو دستر خوان پر اپنے پاس بٹھا کر کھانا کھلاتے اور اس کو آداب سکھاتے نظر آتے ہیں۔ اپنے صحابہ کو بھی آپؐ نے یہی تعلیم دی۔ حضرت عبداللہؓ بن مسعود کی بیوی حضرت زینبؓ اپنے سابق شوہر مرحوم کے بچوں کی بھی پرورش کرتی تھیں۔ انہوں نے رسول کریمؐ سے اس بارہ میں پوچھوایا کہ کیا میں اپنے زیر پرورش بچوں پر صدقہ کرسکتی ہوں؟ رسول کریم نے جواباً ارشاد فرمایا کہ تمہیں تو اس کا دوہرا اجر ہوگا۔ ایک قرابت دار یتیم بچوں سے حسن سلوک کا اور دوسرے صدقہ کرنے کا۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الزکوٰۃ علی الزوج والا یتام)

حضرت بشیرؓ بن عقربہ جہنی کے والد احد میں شریک تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جنگ احد کے دن رسول اللہؐ سے مل کر اپنے والد کے بارہ میں پوچھا! آپؐ نے فرمایا وہ شہید ہو گئے، اللہ تعالیٰ کی رحمت اس پر ہو، میں یہ سن کر رونے لگا۔ رسول کریم ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا، مجھے اپنے ساتھ سواری پر بٹھایا اور فرمایا کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ میں تمہارا باپ ہوں گا اور عائشہؓ تمہاری ماں۔

(مجمع الزوائد جلد8 ص161)

غزوہ اُحد کے ایک اور شہید حضرت سعد بنؓ ربیع تھے وہ صاحب جائیداد تھے۔ دو یتیم بچیاں پیچھے چھوڑیں۔ ابھی ورثہ کے احکام نہیں اترے تھے اور پرانے رواج کے مطابق یتیم بچیوں کے چچا نے بھائی کی جائیداد سنبھال لی۔ ایسے مسائل پیدا ہونے پر میراث کی آیات اتریں جن میں قریبی رشتہ داروں کے حصے مقرر کر دیئے گئے۔ رسول کریم ﷺ نے ان یتیم بچیوں کے چچا کو بلوا کر ان احکام سے آگاہ کیا اور حضرت سعدؓ کی دونوں بیٹیوں کو تیسرا تیسرا حصہ اور ان کی بیوہ کو آٹھواں حصہ دینے کی ہدایت فرمائی۔

(ترمذی کتاب الفرائض باب میراث البنات)

حضرت عبداللہ بن جحش ام المومنین حضرت زینبؓ کے بھائی نے احد میں شہادت کی دعا کی تھی۔ جو قبول ہوئی اور وہ جوانی میں شہید ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس شہید احد اور اپنے نسبتی بھائی...... خود سنبھال لی اور ترکہ کے انتظام اور ولایت ان کے یتیم بیٹے محمد کے لئے باپ کے مال کی حفاظت کرتے ہوئے خیبر میں ان کے لئے زرعی اراضی خریدنے کا اہتمام فرمایا۔

(استیعاب بیروت صفحہ442)

اسی طرح شہید احد حضرت حمزہؓ کی بیٹی فاطمہ مکہ میں یتیم رہ گئی تھی۔ فتح مکہ کے موقع پر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بھائی بھائی کہتے ہوئے حاضر خدمت ہوئیں۔ چونکہ یتیم بچی کی شادی نہ ہونے تک اس کی کفالت کی ذمہ داری ادا کرنی لازم ہے۔ حضرت علیؓ اور حضرت جعفرؓ کی خواہش تھی کہ اپنی اس چچازاد بہن کی کفالت کا حق وہ ادا کریں۔ جبکہ حضرت زید نے اپنے دینی بھائی حضرت حمزہؓ (جن سے ان کی مواخات ہوئی تھی) کی بیٹی اور اپنی بھتیجی کی کفالت کی پرزور پیش کش کی مگر رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ کو حضرت جعفرؓ کے سپرد کیا کیونکہ بوجہ خالو ہونے کے ان کا دوہرا رشتہ تھا۔

(مسند احمد جلد1 صفحہ 98)

سود امن کی بربادی کا باعث ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''پھر سود کی وجہ سے معاشرے کا امن کس طرح برباد ہو رہا ہے۔ جو غریب ہے وہ غربت کی چکی میں پستا چلا جاتا ہے۔ پیسے والا اس سود کے پیسے سے اپنی تجوریاں بھر رہا ہوتا ہے۔ اور بظاہر بے تحاشا پیسہ کمانے والا جو شخص ہے وہ اپنے خزانے بھر رہا ہوتا ہے، لیکن دل کا چین اور سکون ان میں نہیں ہوتا۔ کئی لوگ ہیں جو لکھتے ہیں اور کہتے ہیں بلکہ پاکستان میں مَیں نے دیکھے بھی ہیں کہ پیسوں کے باوجود راتوں کی نیندیں اڑ جاتی ہیں۔ تو یہ عموماً سود ہی ہے جس نے ایک ملک کے معاشرے میں ملکی سطح پر بھی انفرادی سطح پر بھی پیسے کو ایک خاص طبقے کے گرد منتقل کر دیا ہے، ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ اور عموماً امیر ملکوں میں بھی جہاں بظاہر اچھے حالات ہیں، اسی سود کی وجہ سے تقریباً ہر شخص یا اکثریت قرض کی دلدل میں دھنسے ہوئے ہیں۔ اس کو محسوس نہیں کرتے اور اپنی زندگی میں اس سے باہر نہیں نکل سکتے۔''

(خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 242)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

مشعل راہ

صدق دل سے مانگی گئی دعا کو خدا رد نہیں کرتا

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 22/اکتوبر 2004ء کے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں۔

ایک روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بڑا حیا والا ہے۔ بڑا کریم اور سخی ہے جب بندہ اس کے حضور دونوں ہاتھ بلند کرتا ہے۔ تو وہ ان کو خالی اور ناکام واپس کرنے سے شرماتا ہے۔ یعنی صدق دل سے مانگی گئی جو دعا ہے اس کو رد نہیں کرتا اس کو قبول کر لیتا ہے۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب ان اللّٰہ حییی کریم)

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے جو مانگیں صدق دل سے مانگنا چاہئے۔ گزشتہ گناہوں اور غلطیوں کی معافی مانگی جائے اور آئندہ کے لئے نیکیوں پر قائم رہنے کی توفیق اللہ تعالیٰ سے مانگی جائے۔ اور پھر اس کے لئے کوشش بھی کی جائے تو اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’جس طرح خدا تعالیٰ کی کتابوں میں نیک انسان اور بد انسان میں فرق کیا گیا ہے اور ان کے جدا جدا مقام ٹھہرائے ہیں اسی طرح خدا تعالیٰ کے قانون قدرت میں ان دو انسانوں میں بھی فرق ہے جن میں سے ایک خدا تعالیٰ کو چشمۂ فیض سمجھ کر بذریعہ حالی وقالی دعاؤں کے اس سے قوت اور امداد مانگتا اور دوسرا صرف اپنی تدبیر اور قوت پر بھروسہ کر کے دعا کو قابل مضحکہ سمجھتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ سے بے نیاز اور متکبرانہ حالت میں رہتا ہے۔ جو شخص مشکل اور مصیبت کے وقت خدا سے دعا کرتا اور اس سے حل مشکلات چاہتا ہے وہ بشرطیکہ دعا کو کمال تک پہنچاوے‘‘۔ یہاں شرط یہ لگائی کہ دعا کو کمال تک پہنچا دے۔ ’’خدا تعالیٰ سے اطمینان اور حقیقی خوشحالی پاتا ہے۔ اور اگر بالفرض وہ مطلب اس کو نہ ملے تب بھی کسی اور قسم کی تسلی اور سکینت خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو عنایت ہوتی ہے‘‘۔ اگر دعا قبول نہیں بھی ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سکینت عطا ہو جاتی ہے۔ گو کام اس طرح نہیں ہوتا جس طرح اس کی خواہش ہو۔ ’’اور وہ ہرگز ہرگز نامراد نہیں رہتا۔ اور علاوہ کامیابی کے ایمانی قوت اس کی ترقی پکڑتی ہے اور یقین بڑھتا ہے‘‘۔

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد نمبر 14 صفحہ 236-237)

ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس سے اٹھتے تو آپ دعا کرتے (یہ بڑی جامع دعا ہے) اے میرے اللہ! تو ہمیں اپنا خوف عطا کر، جسے تو ہمارے اور گناہوں کے درمیان روک بنا دے اور ہم سے تیری نافرمانی سرزد نہ ہو۔ اور ہمیں اطاعت کا وہ مقام عطا کر جس کی وجہ سے تو ہمیں جنت میں پہنچا دے اور اتنا یقین بخش جس سے دنیا کے مصائب تو ہم پر آسان کر دے۔ اے میرے اللہ! ہمیں اپنے کانوں، اپنی آنکھوں اور اپنی طاقتوں سے زندگی بھر صحیح صحیح فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور ہمیں اس بھلائی کا وارث بنا۔ اور جو ہم پر ظلم کرے اس سے تو ہمارا انتقام لے۔ اور جو ہم سے دشمنی رکھتا ہے اس کے برخلاف ہماری مدد فرما۔ اور دین میں کسی بھی ابتلاء کے آنے سے بچا۔ اور ایسا کر کہ دنیا ہمارا سب سے بڑا غم اور فکر نہ ہو اور نہ ہی دنیا ہمارا مبلغ علم ہو۔ (یعنی ہمارے علم کی پہنچ صرف دنیا تک ہی نہ رہے) اور ایسے شخص کو ہم پر مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے اور مہربانی سے پیش نہ آئے۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب فی جامع الدعوات)

(روزنامہ الفضل 30 دسمبر 2004ء)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

تعارف کتب حضرت مسیح موعود

تجلیات الٰہیہ

یہ کتاب حضرت اقدس مسیح موعود نے مارچ 1906ء میں لکھی لیکن پہلی بار جون 1922ء میں شائع کی گئی۔ یہ روحانی خزائن کی جلد نمبر 20 کے صفحہ نمبر 395 تا 416 موجود ہے اور اس کتاب کا مکمل مسودہ دستیاب نہیں ہو سکا تھا اس لئے یہ نامکمل ہی شائع ہوئی۔ اِس میں حضور کے الہام

’’چمک دکھلاؤں گا تم کو اس نشان کی پنج بار‘‘

کے مطابق آئندہ پانچ دہشت ناک زلازل کی پیشگوئی فرمائی ہے۔ اس رسالہ میں حضور نے قہری نشانات کے نازل ہونے کی حکمت بھی بیان فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

’’اِس وحی الٰہی کا یہ مطلب ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ محض اس عاجز کی سچائی پر گواہی دینے کیلئے اور محض اس غرض سے کہ تا لوگ سمجھ لیں کہ مَیں اُس کی طرف سے ہوں پانچ دہشت ناک زلزلے ایک دوسرے کے بعد کچھ کچھ فاصلہ سے آئیں گے تا وہ میری سچائی کی گواہی دیں...... خدا فرماتا ہے کہ مَیں پوشیدہ تھا مگر اب مَیں اپنے تئیں ظاہر کروں گا اور مَیں اپنی چمکار دکھاؤں گا اور اپنے بندوں کو رہائی دوں گا۔ اُسی طرح جس طرح فرعون کے ہاتھ سے موسیٰ نبی اور اُس کی جماعت کو رہائی دی گئی اور یہ معجزات اُسی طرح ظاہر ہوں گے کہ جس طرح موسیٰ نے فرعون کے سامنے دکھلائے اور خدا فرماتا ہے کہ مَیں صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلاؤں گا اور مَیں اُسے مدد دوں گا جو میری طرف سے ہے اور مَیں اس کا مخالف ہو جاؤں گا جو اس کا مخالف ہے۔ سوائے سُننے والو! تم سب یاد رکھو کہ اگر یہ پیشگوئیاں صرف معمولی طور پر ظہور میں آئیں تو تم سمجھ لو کہ مَیں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔‘‘

خدا نے آپ کے ہاتھ پر دین (۔) کے پھیلانے کی خوشخبری دی۔

احادیث سے ثابت ہے کہ مسیح موعود کا سخت انکار ہوگا اور اس کے نتیجہ میں سخت موتا موتی ہوگی اور عذاب آئیں گے اور قرآن کہتا ہے کہ ہم کسی بستی پر غیر معمولی عذاب نازل نہیں کرتے جب تک ہم ان پر اتمام حجت کیلئے ایک رسول نہ بھیج دیں اور یہ سب آپ کی سچائی کی نشانی ہے۔

الہام ’’پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی‘‘ میں زلازل کے آنے کی پیشگوئی ہے اور 1905ء اور 1906ء میں اس پیشگوئی کے مطابق زلزلے آئے۔

پیشگوئیاں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ (ا) وعید کی پیشگوئی: جو توبہ استغفار اور صدقات سے ٹل جاتی ہیں جیسا کہ یونسؑ کی قوم سے قطعی وعید کی پیشگوئی ٹل گئی۔ اور یہی حال عبداللہ آتھم کی پیشگوئی کا تھا۔ اس نے توبہ کی اور کچھ عرصہ فائدہ اٹھا لیا لیکن گواہی کو چھپانے کی وجہ سے پیشگوئی کے مطابق مارا گیا۔

(ب) دوسری قسم پیشگوئیوں کی وعدہ ہوتی ہے جو نہیں ٹلتا۔ جماعت احمدیہ کی ترقی کی پیشگوئی: ’’سو مَیں نے اگرچہ یہ دُعا کی ہے کہ یسوع ابن مریم کی طرح شرک کی ترقی کا مَیں ذریعہ نہ ٹھہرایا جاؤں اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ایسا ہی کرے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اِس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا مُنہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلا آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔‘‘

آپ فرماتے ہیں: ’’سوائے سُننے والو! اِن باتوں کو یاد رکھو۔ اور اِن پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔‘‘

نیز فرمایا کہ پانچ زلزلے آنا خدا کا وعدہ ہے جو نہیں ٹلے گا ہاں جو توبہ واستغفار کرے گا اس پر خدا کا رحم ہوگا۔

خدا سے مکالمہ ومخاطبہ کا ذکر اور ساتھ رحمانی اور شیطانی خوابوں کی حقیقت پر روشنی ڈالی۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم محمد افضل متین صاحب

وقف زندگی کے شیریں ثمرات و برکات

حضرت اقدس مسیح موعود نے وقف زندگی کی بہت سی برکات بیان فرمائی ہیں۔ چند ایک درج ذیل ہیں۔

"وقف" خدا کا محبوب بناتا ہے

اللہ تعالیٰ کے بندے جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں ان کے ساتھ وہ رافت اور محبت کرتا ہے چنانچہ خود فرماتا ہے(۔)(البقرۃ:208) یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہے اللہ تعالیٰ ہی کی راہ میں وقف کر دیتے ہیں اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرنا، اپنے مال کو اس کی راہ میں صرف کرنا اس کا فضل اور سعادت سمجھتے ہیں۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 364)

راحت اور دائمی لذت کا ذریعہ

بات یہی ہے کہ لوگ اس حقیقت سے ناآشنا اور اس لذت سے جو اس وقف کے بعد ملتی ہے ناواقف محض ہیں ورنہ اگر ایک شمہ بھی اس لذت اور سرور سے ان کو مل جائے تو بے انتہا تمناؤں کے ساتھ وہ اس میدان میں آئیں۔

میں خود اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس راحت اور لذت سے حظ اٹھایا ہے یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 370)

ہوشیار رہنے کا ذریعہ

یاد رکھو کہ جو شخص خدا کے لئے زندگی وقف کر دیتا ہے، یہ نہیں ہوتا کہ وہ بے دست و پا ہو جاتا ہے نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ دین اور لِلّٰہی وقف انسان کو ہوشیار اور چابکدست بنا دیتا ہے سستی اور کسل اس کے پاس نہیں آتا۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 365)

حیات طیبہ کا ذریعہ

اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کر دیں تاکہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 90)

ہموم و غموم سے نجات کا ذریعہ

جو شخص اپنے وجود کو خدا کے آگے رکھ دے اور اپنی زندگی اس کی راہوں میں وقف کرے اور نیکی کرنے میں سرگرم ہو سو وہ چشمہ قرب الٰہی سے اپنا اجر پائے گا اور ان لوگوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم یعنی جو شخص اپنے تمام قویٰ کو خدا کی راہ میں لگا دے اور خالص خدا کے لئے اس کا قول اور فعل اور حرکت اور سکون اور تمام زندگی ہو جائے اور حقیقی نیکی بجا لانے میں سرگرم رہے سو اس کو خدا اپنے پاس سے اجر دے گا اور خوف اور حزن سے نجات بخشے گا۔ (روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 344)

یاد رکھو یہ خسارہ کا سودا نہیں ہے بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے کاش (۔) کو معلوم ہوتا اور اس تجارت کے مفاد اور منافع پر ان کو اطلاع ملتی جو خدا کے لئے اس کے دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرتا ہے کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے؟ ہرگز نہیں(۔)(البقرۃ: 113) اس لِلّٰہی وقف کا اجر ان کا رب دینے والا ہے۔

یہ وقف ہر قسم کے ہموم و غموم سے نجات اور رہائی بخشنے والا ہے۔ مجھے تو تعجب ہوتا ہے کہ جبکہ ہر ایک انسان بالطبع راحت اور آسائش چاہتا ہے اور ہموم و غموم اور کرب و افکار سے خواہستگارِ نجات ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ جب اس کو ایک مجرب نسخہ اس مرض کا پیش کیا جاے تو اس پر توجہ ہی نہ کرے کیا لِلّٰہی وقف کا نسخہ 1300 برس سے مجرب ثابت نہیں ہوا۔ کیا صحابہ کرامؓ اسی وقف کی وجہ سے حیات طیبہ کے وارث اور ابدی زندگی کے وارث نہیں ٹھہرے۔ پھر اب کونسی وجہ ہے کہ اس نسخہ کی تاثیر سے فائدہ اٹھانے میں دریغ کیا جائے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 369-370)

عمر بڑھانے کا نسخہ

انسان اگر چاہتا ہے کہ اپنی عمر بڑھائے اور لمبی عمر پائے تو اس کو چاہئے کہ جہاں تک ہو سکے خالص دین کے واسطے اپنی عمر کو وقف کرے۔

پس عمر بڑھانے کا اس سے بہتر کوئی نسخہ نہیں ہے کہ انسان خلوص اور وفاداری کے ساتھ اعلاء کلمۃ (۔) میں مصروف ہو جاوے اور خدمت دین میں لگ جاوے اور آج کل یہ نسخہ بہت ہی کارگر ہے کیونکہ دین کو آج ایسے مخلص خادموں کی ضرورت ہے اگر یہ بات نہیں تو پھر عمر کا کوئی ذمہ دار نہیں ہے یونہی چلی جاتی ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 563)

جو لوگ دین کے لئے سچا جوش رکھتے ہیں ان کی عمر بڑھائی جاوے گی اور حدیثوں میں جو آتا ہے کہ مسیح موعود کے وقت میں عمریں بڑھائی جاویں گی۔ اس کے معنی یہی مجھے سمجھائے گئے ہیں کہ جو لوگ خادم دین ہوں گے ان کی عمریں بڑھائی جاویں گی جو خادم دین نہیں ہو سکتا وہ بڈھے بیل کی مانند ہیں کہ مالک جب چاہے اسے ذبح کر ڈالے اور جو سچے دل سے خادم ہے وہ خدا کا عزیز ٹھہرتا ہے اور اس کی جان لینے میں خدا تعالیٰ کو تردد ہوتا ہے۔ اسی لئے فرمایا۔ واما ما ینفع الناس (۔)(الرعد:18)

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 283)

عمدہ موت کا ذریعہ

حکیم آل محمد صاحب تشریف لائے اور حضرت اقدس سے نیاز حاصل کیا اور عرض کی کہ امروہہ میں میرا یہی کام ہے کہ اس سلسلہ الٰہی کی اشاعت کروں اور اسی خدمت میں میری جان نکل جاوے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ:

اس سے بڑھ کر اور کیا دینی خدمت ہو گی۔ مرنا تو ہر ایک نے ہی ہے اور اس جان نے ایک دن اس قالب کو چھوڑنا ضرور ہے مگر کیا عمدہ وہ موت ہے جو خدمت دین میں آوے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 484)

حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا حقدار بننے کا ذریعہ

جو حالت میری توجہ کو جذب کرتی ہے اور جسے دیکھ کر میں دعا کے لئے اپنے اندر تحریک پاتا ہوں وہ ایک ہی بات ہے کہ میں کسی شخص کی نسبت معلوم کر لوں کہ یہ خدمت دین کا سزاوار ہے اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کے لئے، خدا کے رسول کے لئے، خدا کی کتاب کے لئے اور خدا کے بندوں کے لئے نافع ہے۔ ایسے شخص کو جو درد و الم پہنچے وہ درحقیقت مجھے پہنچتا ہے۔ فرمایا:

ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ وہ اپنے دلوں میں خدمت دین کی نیت باندھ لیں جس طرز اور جس رنگ کی خدمت جس سے بن پڑے کریں۔ پھر فرمایا:

میں سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس شخص کی قدر و منزلت ہے جو دین کا خادم اور نافع الناس ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 215)

لِلّٰہی وقف کا مقام

مگر بموجب منشاء ھدی للمتقین ابھی تک اس مقام تک نہیں پہنچا جہاں قرآن شریف اسے لے جانا چاہتا ہے اور وہ وہ مقام ہے کہ انسان اپنی زندگی ہی خدا تعالیٰ کے لئے وقف کر دے اور یہ لِلّٰہی وقف کہلاتا ہے۔ اس حالت اور مقام پر جب ایک شخص پہنچتا ہے تو اس میں مما رہتا ہی نہیں۔ کیونکہ جب تک وہ مما کی حد کے اندر ہے اس وقت تک وہ ناقص ہے اور اس علّت غائی تک نہیں پہنچا جو قرآن مجید کی ہے۔ لیکن کامل اسی وقت ہوتا ہے جب یہ حد نہ رہے اور اس کا وجود اس کا ہر فعل، ہر حرکت و سکون محض اللہ تعالیٰ کے حکم اور اذن کے ماتحت بنی نوع کی بھلائی کے لئے وقف ہو دوسرے لفظوں میں یہ کہو کہ مما رزقنٰھم ینفقون کا کمال یہی ہے جو ھدی للمتقین کے منشاء کے موافق ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 612)

جماعت کے واعظین کی صفات

میں واعظین کے متعلق دیگر لوازمات کے سوچنے میں مصروف ہوں۔ بالفعل بارہ آدمی منتخب کر کے روانہ کئے جائیں اور یہاں قریب کے اضلاع میں بھیجے جائیں بعد میں رفتہ رفتہ دوسری جگہوں میں جا سکتے ہیں۔ ان کا اختیار ہو گا مثلاً ایک دو ماہ باہر گزاریں اور پھر دس پندرہ روز کے واسطے قادیان آ جائیں۔

اس کام کے واسطے وہ آدمی موزوں ہوں گے جو کہ من یتق و یصبر (یوسف:91) کے مصداق ہوں۔ ان میں تقویٰ کی خوبی بھی ہو اور صبر بھی ہو پاک دامن ہوں فسق و فجور سے بچنے والے ہوں۔ معاصی سے دور رہنے والے ہوں لیکن ساتھ ہی مشکلات پر صبر کرنے والے ہوں۔ لوگوں کی دشنام دہی پُر جوش میں نہ آئیں۔ ہر طرح کی تکلیف اور دکھ کو برداشت کر کے صبر کریں کوئی مارے تو بھی مقابلہ نہ کریں جس سے فتنہ و فساد ہو جائے۔ دشمن جب گفتگو میں مقابلہ کرتا ہے تو وہ چاہتا ہے کہ اسے جوش دلانے والے کلمات بولے جن سے فریق مخالف صبر سے باہر ہو کر اس کے ساتھ آمادہ بجنگ ہو جائے۔

اخراجات کے معاملہ میں ان لوگوں کو صحابہؓ کا نمونہ اختیار کرنا چاہئے کہ وہ فقر و فاقہ اٹھاتے تھے اور جنگ کرتے تھے ادنیٰ سے ادنیٰ معمولی لباس کو اپنے لئے کافی جانتے تھے اور بڑے بڑے بادشاہوں کو جا کر تبلیغ کرتے تھے یہ ایک مشکل راہ ہے۔ قبل امتحان کسی کے متعلق ہم کوئی رائے نہیں لگا سکتے اور میں جانتا ہوں کہ اس امتحان میں بعض مدعی کچے نکلیں گے۔ اب تک جس قدر درخواستیں آئی ہیں میں ان سب پر نیک ظن رکھتا ہوں کہ وہ عمدہ آدمی ہیں اور صابر اور شاکر ہیں لیکن بعض ان میں سے بالکل نوجوان ہیں نیز عرفاً اور شرعاً لازم ہے کہ ان کے واسطے ہم قوت لایموت کا فکر کریں گو ہر جگہ جہاں وہ جائیں گے میں دیکھتا ہوں کہ جماعت میں وہ بات پائی جاتی ہے جو اخوت (۔) کے واسطے ضروری ہے۔ ہماری جماعت کے لوگ ان کی خدمت کریں گے مگر پہلے سے ان کے واسطے اسی جگہ انتظام مناسب ہو جانا بہتر ہے۔

واعظ ایسے ہونے چاہئیں جن کی معلومات وسیع ہوں۔ حاضر جواب ہوں۔ صبر اور تحمل سے کام کرنے والے ہوں۔ کسی کی گالی سے افروختہ نہ ہو جائیں۔ اپنے نفسانی جھگڑوں کو درمیان میں نہ ڈال بیٹھیں۔ خاکسارانہ اور مسکینانہ زندگی بسر کریں سعید لوگوں کو تلاش کرتے پھریں جس طرح کہ کوئی کھوئی شئے کو تلاش کرتا ہے۔

مفسدہ پرداز لوگوں سے الگ رہیں جب کسی گاؤں میں جائیں وہاں دو چار دن ٹھہر جائیں جس شخص میں فساد کی بد بو پائیں اس سے پرہیز کریں۔ کچھ کتابیں اپنے پاس رکھیں جو لوگوں کو دکھائیں۔ جہاں مناسب جانیں وہاں تقسیم کردیں۔ یہ عمدہ صفات سید سرور شاہ صاحب میں پائے جاتے ہیں اور کشمیر کے واسطے مولوی عبداللہ صاحب اس کام کے لئے موزوں معلوم ہوتے ہیں۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 319-318)

یہ امر بہت ضروری ہے کہ ہماری جماعت کے واعظ ہوں۔ لیکن اگر دوسرے واعظوں اور ان میں کوئی امتیاز نہ ہو تو فضول ہے۔ یہ واعظ اس قسم کے ہونے چاہئیں جو پہلے اپنی اصلاح کریں اور اپنے چلن میں ایک پاک تبدیلی کر کے دکھائیں۔ تا کہ ان کے نیک نمونوں کا اثر دوسروں پر پڑے عملی حالت کا عمدہ ہونا یہ سب سے بہترین وعظ ہے جو لوگ صرف وعظ کرتے ہیں مگر خود اس پر عمل نہیں وہ دوسروں پر کوئی اچھا اثر نہیں ڈال سکتے بلکہ ان کا وعظ بعض اوقات اباحت پھیلانے والا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ سننے والے جب دیکھتے ہیں کہ وعظ کہنے والا خود عمل نہیں کرتا۔ تو وہ ان باتوں کو بالکل خیالی سمجھتے ہیں۔ اس لئے سب سے اول جس چیز کی ضرورت واعظ کو ہے وہ اس کی عملی حالت ہے۔ دوسری بات جو ان واعظوں کے لے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ان کو صحیح علم اور واقفیت ہمارے عقائد اور مسائل کی ہو۔ جو کچھ ہم دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں اس کو انہوں نے پہلے خود اچھی طرح پر سمجھ لیا ہو اور ناقص اور ادھورا علم نہ رکھتے ہوں کہ مخالفوں کے سامنے شرمندہ ہوں اور جب کسی نے کوئی اعتراض کیا گو گھبرا گئے کہ اب اس کا کیا جواب دیں۔ غرض علم صحیح ہونا ضروری ہے اور تیسری بات یہ ہے کہ ایسی قوت اور شجاعت پیدا ہو کہ حق کے طالبوں کے واسطے ان میں زبان اور دل ہو۔ یعنی پوری دلیری اور شجاعت کے ساتھ بغیر کسی قسم کے خوف و ہراس کے اظہار حق کے لئے بول سکیں اور حق گوئی کے لئے ان کے دل پر کسی دولتمند کا تمول یا بہادر کی شجاعت یا حاکم کی حکومت کوئی اثر پیدا نہ کر سکے۔ یہ تین چیزیں جب حاصل ہو جائیں۔ تب ہماری جماعت کے واعظ مفید ہو سکتے ہیں۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 281)

میں تو ایسے آدمیوں کی ضرورت سمجھتا ہوں جو دین کی خدمت کریں میرے نزدیک زبان دانی ضروری ہے انگریزی پڑھنے سے میں نہیں روکتا۔ میرا مدعا یہ ہے اور میں نے پہلے بھی سوچا ہے اور جب سوچا ہے میرے دل کو صدمہ پہنچا ہے کہ ایک طرف تو زندگی کا اعتبار نہیں جیسا کہ خدا تعالیٰ کی وحی **قرب اجلک المقدر** سے ظاہر ہوتا ہے۔ دوسرا اس مدرسہ کے بنانے کی غرض یہ تھی کہ دینی خدمت کے لئے لوگ تیار ہو جاویں۔ یہ خدا تعالیٰ کا قانون ہے پہلے گذر جاتے ہیں دوسرے جانشین ہوں۔ اگر دوسرے جانشین نہ ہوں تو قوم کے ہلاک ہونے کی جڑ ہے۔ مولوی عبدالکریم اور دوسرے مولوی فوت ہو گئے اور جو فوت ہوئے ہیں ان کا قائم مقام کوئی نہیں دوسری طرف ہزار ہا روپیہ جو مدرسہ کے لئے لیا جاتا ہے پھر اس سے فائدہ کیا؟ جب کوئی تیار ہو جاتا ہے تو دنیا کی فکر میں لگ جاتا ہے اصل غرض مفقود ہے میں جانتا ہوں جب تک تبدیلی نہ ہوگی کچھ نہ ہوگا۔ جو اللہ تعالیٰ کی جماعت روحانی سپاہیوں کے تیار کرنے والے تھے وہ نہیں رہے دور چلے گئے ہیں۔ ہمیں کیا غرض ہے کہ قدم بقدم ان لوگوں کے چلیں جو دنیا کے لئے چلتے ہیں۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 584)

مربیان کے لئے حضرت اقدس کی کتب کے مطالعہ کی اہمیت

اس تحریک سے مجھے یہ بھی یاد آ گیا ہے کہ وہ لوگ جو اشاعت اور (۔) کے واسطے باہر جاویں وہ ایسے نہ ہوں کہ الٹ پلٹ کر ہماری باتوں کو کچھ اور کا اور ہی بناتے رہیں اور بات تو کچھ اور ہو اور سمجھانے کچھ اور لگ جاویں۔ دوسروں کو تو ہمارے دعویٰ سے آگاہ کریں اور خود ہماری کتابوں کو پڑھا بھی نہ ہو۔ اس طرح سے ہی تحریف ہوا کرتی ہے ایسے وقتوں میں صرف زبانی فیصلہ نہیں ہونا چاہئے بلکہ تحریر پیش کرنی چاہئے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 329-328)

خدمت دین کو ایک فضل الٰہی جانو

مصائب رفع درجات کے واسطے ہوتے ہیں حضرت ابراہیم اس بات پر روتے دھوتے نہ رہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھ سے بیٹا مانگا ہے بلکہ انہوں نے اس بات پر خدا تعالیٰ کا شکر کیا کہ ایک خدمت کا موقعہ ملا ہے لڑکے کی ماں نے بھی رضا مندی دی اور لڑکا بھی اس بات پر راضی ہوا۔

ذکر ہے کہ ایک دفعہ ایک مسجد کا مینار گر گیا تو شاہ وقت نے سجدہ کیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس خدمت میں سے حصہ لینے کا موقعہ دیا ہے جو بزرگ بادشاہوں نے اس مسجد کے بناء کرنے میں حاصل کی تھی۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 418)

تحریری اور زبانی دعوت کا موازنہ

شاہزادہ صاحب موصوف نے سوال کیا کہ آپ بجائے اس کے کہ قادیان میں ہمیشہ قیام رکھیں دورہ کر کے پنجاب اور ہندوستان کے مختلف شہروں میں اگر پھر کر وعظ (۔) کا کام کریں تو زیادہ مفید ہوگا۔

فرمایا کہ:

اصل بات یہ ہے کہ (۔) کے وسائل ہر زمانہ میں مناسب حال الگ الگ ہوتے ہیں اس زمانہ کی آزادی اگرچہ عمدہ چیز ہے مگر ساتھ ہی اس میں بعض نقائص بھی ہیں آپ نے جو طریق فرمایا ہے میں نے اس طریق (۔) کو بھی استعمال کیا ہے اور بعض مقامات میں اس غرض کے لئے سفر بھی کئے ہیں۔ مگر اس میں تجربہ سے دیکھا ہے کہ اصل مقصد کما حقہ حاصل نہیں ہو سکتا دوران تقریر میں بعض لوگ بول اٹھتے ہیں۔ دو چار گالیاں بھی سنا دیتے ہیں اور شور و غوغا کر کے بدنظمی کا باعث ہو جاتے ہیں اس لاہور میں ہی ایک دفعہ حالانکہ خود ہمارا اپنا مکان تھا اور پولیس وغیرہ کا بھی انتظام تھا مگر ایک شخص دوران تقریر میں عین بھری مجلس میں کھڑا ہوا اور منہ پر کھڑے ہو کر گالیاں سنائیں۔ میاں محمد خاں صاحب مرحوم جو کہ ہمارے بڑے مخلص اور محبت کرنے والے تھے ان کو جوش آ گیا مگر ہم نے ان کو بند کر دیا کہ ہمارے اخلاق کے یہ امر برخلاف ہے کہ اسی قسم کا پہلو اختیار کیا جاوے۔

غرض لاہور میں، امرتسر میں، دہلی میں، سیالکوٹ وغیرہ میں ہم نے اچھی طرح سے آزما لیا ہے کہ یہ نسخہ فتنہ سے خالی نہیں اور اس میں شر کا اندیشہ زیادہ ہے چنانچہ امرتسر ہمیں پتھر مارے گئے اور ایک پتھر ہمارے لڑکے کے بھی لگا۔ بعض دوستوں کو جوتیاں بھی لگیں (۔) پس آزمودہ نسخہ کو ہم دوبارہ کیسے آزما سکتے ہیں؟

پھر دوسرا بڑا نقص یہ ہے کہ زبانی گفتگو میں نقل کرنے والے جو ان کا دل چاہے کر لیں اور چاہیں تو رائی کا پہاڑ بنا لیں قلم ان کے ہاتھ میں ہے۔ پھر بعض شریر النفس لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ دو دو گھنٹے تک ان کو سمجھایا جاتا ہے۔ مگر چونکہ ان زبانی تقریروں میں انسان کو سوچنے کا بہت کم موقعہ ملتا ہے اور زبانی تقریریں صرف آنی اور فوری ہوتی ہیں ان کا اثر دیرپا نہیں ہوتا اس واسطے مجبوراً اس راہ سے اجتناب کرنا پڑا اور سلسلہ تحریر میں میں نے اتمام حجت کے واسطے مفصل طور سے ستر پچھتر کتابیں لکھیں اور ان میں سے ہر ایک جداگانہ طور سے ایسی جامع ہے کہ اگر کوئی طالب حق اور طالب تحقیق ان کا غور سے مطالعہ کرے تو ممکن نہیں کہ اس کو حق و باطل میں فیصلہ کرنے کا ذخیرہ بہم نہ پہنچ جاوے۔ ہم نے اپنی عمر میں ایک بھاری ذخیرہ معلومات کا جمع کر دیا ہے اور جہاں تک ممکن تھا ان کی اشاعت بھی کی گئی ہے اور دوست اور دشمنوں نے ان کو پڑھا بھی ہے۔ زبانی تقریر کا عرصہ کم ہوتا ہے۔

انسان کو اس میں تدبر کرنے کا موقعہ ہی نہیں ملتا۔ بلکہ بعض جوشیلی طبیعت کے آدمیوں کو سمجھنے کا موقعہ ہی نہیں ملتا کیونکہ وہ تو اپنے خیالات کے خلاف سنتے ہی آگ ہو جاتے ہیں اور ان کے منہ میں جھاگ آنے لگ جاتا ہے۔ برخلاف اس کے کتاب کو انسان ایک الگ حجرے میں لے کر بیٹھ جاوے تو تدبر کا بھی موقعہ ملتا ہے اور چونکہ اس وقت مدمقابل کوئی نہیں ہوتا اس واسطے خالی الذہن ہو کر سوچنے کا اچھا موقعہ ملتا ہے۔ مگر بایں ہمہ ہم نے دوسرے پہلو کو بھی ہاتھ سے نہیں دیا اور اس غرض کے واسطے مختلف شہروں میں گئے (۔) کی ہے۔ بعض مقامات میں تو ہمارا اینٹ پتھروں سے بھی مقابلہ کیا گیا ہے ابھی آپ کے نزدیک (۔) نہیں کی گئی۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 579-578)

رزق میں کشادگی

بعض نادان کہتے ہیں کہ زندگی وقف کر دینے سے رزق میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ یہ ان کی سوچ درست نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ رازق ہے وہ اپنی خاطر وقف کرنے والے کو کبھی نہیں چھوڑتا۔ انہیں بھی رزق عطا فرماتا ہے اور ان کی نسلوں در نسلوں کو بھی اپنے انعامات سے نوازتا چلا جاتا ہے۔ چنانچہ (۔) حضرت اقدس مسیح موعود اور ان کے بعد کے واقفین کی نسلوں کا مشاہدہ کرنے سے یہ بات نہایت درجہ روشن ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی کوئی نعمت نہیں جو ان کو نہیں دی، بلکہ ہر نوع کی نعمت سے انہیں وافر حصہ عطا فرمایا ہے۔ یہ درست ہے کہ وقف ایک قربانی ہے اور وہ تنگ دروازہ ہے جس سے گزرنا ہوتا ہے مگر اس کے ساتھ اتنی برکات ہیں کہ وقف کی ہر تنگی خوشحالی میں ساتھ ساتھ بدل رہی ہوتی ہے۔ محض دولت تو انسان کو سکون اور آرام نہیں پہنچا سکتی۔ بسا اوقات ایک انسان بظاہر امیر اور صاحب ثروت ہوتا ہے مگر اس کا دل بے سکون اور بے آرامی کا شکار رہتا ہے مگر بظاہر ایک غریب آدمی اس سے زیادہ خوشحال ہوگا جس کا دل خوشحال ہو، جس پر اللہ تعالیٰ کے فضل ہوں، اور راحت اور سکون عطا ہو۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

ایک اور مشکل جو بسا اوقات کمزور انسان کے قدم کو ڈگمگا دیتی اور اسے اپنے آپ کو قربانیوں کی آگ میں جھونکنے سے روکتی ہے وہ مالی مشکلات ہیں۔ ایک طرف دنیا اپنے پورے حسن کے ساتھ اس کے سامنے کھڑی ہوتی ہے اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کا دین اسے آواز دے رہا ہوتا ہے کہ آؤ

اور میری مدد کرو۔ وہ دنیا کی طرف جھانکتا ہے تو وہ اسے مال و دولت اور زیب و زینت کے ساتھ آراستہ و پیراستہ نظر آتی ہے اور دین کی طرف دیکھتا ہے تو وہاں اسے روپوؤں کی جھنکار سنائی نہیں دیتی۔ یہ دیکھ کر ایک کمزور انسان کا دل دہل جاتا ہے اور وہ کہتا ہے میں خدا کے لئے اپنی زندگی کو کس طرح وقف کروں۔ میں نے خدا کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا تو میں بھوکا مر جاؤں گا۔ میری بیوی بچے کیا کھائیں گے۔ ہم اپنا معیار زندگی کس طرح قائم رکھ سکیں گے اور اگر یہ لالچ اس کے دل میں غالب آجاتی ہے تو وہ خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت سے محروم ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم اشرف المخلوق ہو کر زمین و آسمان کے خدا پر کتنی بدظنی کر رہے ہو۔ تم زمین کے چرندوں اور جنگل کے درندوں اور ہوا کے پرندوں کو دیکھو۔ کیا تم ان کے لئے رزق مہیا کرتے ہو یا خدا ان کو رزق بہم پہنچا رہا ہے۔ اگر تم کائنات عالم کے اربوں ارب کیڑے مکوڑوں اور جانداروں کے سامان معیشت پر ہی غور کرو تو تمہاری عقل دنگ رہ جائے اور تم پر علم و معرفت کا ایک نیا باب کھل جائے دنیا علمی لحاظ سے بڑی بھاری ترقی کر چکی ہے مگر ابھی تک وہ یہ معلوم نہیں کر سکی کہ ان اَن گِنت جانوروں کے لئے کس طرح غذا مہیا ہوتی ہے۔ ایک موٹی تقسیم تو یہی ہے کہ کھیتی میں دانے پیدا ہوتے ہیں تو ساتھ ہی اللہ تعالیٰ جانوروں کے لئے بھوسہ بھی پیدا کر دیتا ہے۔ اسی طرح کانٹے دار جھاڑیاں اور درخت اونٹوں وغیرہ کے غذا ہیں تو نجاست بھیڑوں کے کام آجاتی ہے۔ مگر کروڑوں کروڑ جانور جو سمندروں اور دریاؤں میں رہتے ہیں یا غاروں میں بستے ہیں یا درختوں کی چوٹیوں پر بسیرا کرتے ہیں یا ہواؤں میں اڑتے ہیں یا خون کے ایک ایک قطرہ میں خوردبین سے دکھائی دیتے ہیں ان سب کو کون رزق دے رہا ہے؟ کونسی سوسائٹی یا انجمن یا حکومت ہے جو ان کا بجٹ تیار کرتی اور انہیں تنخواہیں تقسیم کرتی ہے۔ یہ خدا ہی ہے جو اتنا بڑا کارخانہ چلا رہا ہے اور ان اربوں ارب جانوروں کو رزق مہیا کر رہا ہے؟ پھر انسان کیسا نادان ہے کہ جب اسے کہا جاتا ہے کہ آؤ اور خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے اپنے آپ کو وقف کرو تو وہ کہتا ہے میں آؤں تو سہی مگر میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں آگیا تو کھاؤں گا کہاں سے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میں کائنات عالم کی اتنی بڑی مخلوق کو رزق پہنچا رہا ہوں تو اگر تم میری آواز پر لبیک کہتے ہوئے آگے آئے تو کیا میں تمہیں بھوکا مرنے دوں گا؟ فرمایا، اس بدظنی کو اپنے دل سے نکال دو۔ تمہارا خدا سمیع اور علیم ہے اگر تم سچے دل سے خدا تعالیٰ کو پکارو گے تو اس وجہ سے کہ وہ تمہارے حالات کو جانتا ہے وہ تمہاری دعاؤں کو قبول کرے گا اور تمہیں ہر قسم کی مشکلات سے نجات دے گا۔ پس ان وساوس میں اپنی زندگی مت بسر کرو۔ بلکہ نڈر اور بہادر بن کر خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے آگے بڑھو۔

سب سے بڑی برکت

اس کے علاوہ بھی وقف کی بے شمار برکات ہیں۔ جو ختم ہونے میں نہیں آتیں۔ اور سب سے بڑی برکت تو یہی ہے کہ ایک سچے واقف زندگی کو اس کا خدا مل جاتا ہے۔ اور جسے اس کا خدا مل جائے اسے اور کیا چاہئے؟ اسے تو ہر چیز مل گئی۔ اس کی تو ساری مرادیں بر آئیں۔ وہ تو دنیا میں ہی جنت میں آگیا اور حیات ابدی پا گیا۔

حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے خبر دی تھی کہ:

’’تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذُرّیت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا۔‘‘

آپ کی ساری اولاد الٰہی بشارتوں کا پھل تھی اور اللہ تعالیٰ نے سب کو اپنے دین کی خدمت کے لئے چنا اور سب نے زندگی وقف کے ہمیشہ زندہ رہنے والے نمونے پیش کئے۔

واقف زندگی کے لئے بڑی عزتیں رکھی ہیں

حضرت مصلح موعود نے خطبہ کے آخر میں فرمایا:

خدا نے تمہارے لئے بڑی بڑی عزتیں رکھی ہیں۔ تم خدا پر توکل کرو اور اس کے دین کی اشاعت کے لئے اپنے آپ کو وقف کرو۔ وہ دینے پر آتا ہے تو وہ کچھ دے دیتا ہے کہ انسان اسے دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے ہم نے ساری عمر میں دنیوی قابلیتوں کے بغیر وہ کچھ علم حاصل کیا ہے جو بڑی بڑی ڈگریاں رکھنے والوں کو بھی نہیں ملا۔ اسی طرح مالی لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے ہماری ایسے ایسے راستوں سے مدد کی جو ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں تھے۔ پس خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے تم اس کی طرف قدم اٹھاؤ اگر تم اس پر توکل رکھتے ہوئے اس کی طرف اپنا قدم بڑھاؤ گے تو یقیناً تمہارا خدا تم کو ضائع نہیں کرے گا۔ وہ تمہارا ہاتھ پکڑے گا اور تم محسوس کرو گے کہ تمہارا خدا تمہارے سامنے کھڑا ہے میرے پاس اس سفر میں ایک نومسلم انگریز آیا اور اس نے کہا کہ میں بڑی کوشش کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کروں گا مجھے پتہ نہیں لگتا کہ میں اس کے قریب ہو گیا ہوں یا نہیں میں نے کہا کہ تمہاری اس خواہش کا انحصار تمہارے اس ایمان اور یقین پر ہے کہ خدا تعالیٰ کے قرب کا دروازہ تمہارے لئے بند نہیں بلکہ تم بھی اس کے انعامات کو اسی طرح حاصل کر سکتے ہو جس طرح پہلے لوگوں نے حاصل کئے اگر تم سچے دل سے یہ یقین رکھو تو خدا تعالیٰ کے انعامات کے دروازے تمہارے لئے کھلے ہیں اور ہر ترقی تمہارے لئے ممکن ہے تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خدا تعالیٰ تمہارے قریب نہ آئے وہ یقیناً تمہارے لئے اپنے قرب کے دروازے کھول دے گا اور تم محسوس کرو گے کہ وہ تمہارے قریب آگیا ہے جیسے تمہارے کمرے میں اگر آگ جل رہی ہو تو یہ ہو نہیں سکتا کہ تم اس آگ کے وجود سے انکار کر سکو کیونکہ اس کی گرمی تمہیں محسوس ہونے لگتی ہے اس طرح اگر تم یقین رکھو کہ تمہارے لئے لامتناہی ترقیات کے دروازے کھلے ہیں اور تمہارا خدا بخیل نہیں تو یقیناً اسی کا قرب تمہیں محسوس ہی نہیں ہوگا بلکہ تم اپنی روحانی آنکھوں سے اس کو دیکھنا شروع کر دو گے۔

(وقف زندگی کی اہمیت و برکات صفحہ 189-190)

اللہ تعالیٰ ہر ایک واقف زندگی کو ان تمام ثمرات سے وافر حصہ عطاء فرمائے۔ آمین

تحریر ڈاکٹر منصورہ شمیم صاحبہ۔ جنیوا

مترجم: مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

HIGGS BOSON سرن لیبارٹری میں

نوٹ: ڈاکٹر منصورہ شمیم صاحبہ کے انگریزی مضمون

HIGGS - LIKE BOSON AT THE LHC

کا آزاد ترجمہ قارئین الفضل کی خدمت میں پیش کرنے سے پہلے قابل مضمون نگار کا تعارف قارئین کرام کی معلومات اور خوشی کا موجب ہوگا۔

ڈاکٹر منصورہ شمیم بفضل اللہ تعالیٰ ایک احمدی سائنسدان ہیں جو جنیوا (سوئٹزرلینڈ) میں واقع مشہور عالم سرن لیبارٹری میں خدمات انجام دے رہی ہیں۔ منصورہ شمیم صاحبہ مظفر گڑھ میں پیدا ہوئیں۔ انہوں نے 1995ء میں لاہور کالج برائے خواتین سے Rolls of Honour کے ساتھ بیچلرز ڈگری حاصل کی اور 1998ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے طبیعات میں ایم۔ ایس۔ سی کیا اور دوم پوزیشن حاصل کی۔ وہ 1999ء میں ڈاکٹر مجاہد کامران (ڈاکٹر عبدالسلام کے قریبی دوست) سے رہنمائی حاصل کر کے ڈاکٹر عبدالسلام انٹرنیشنل سینٹر فار تھیوریٹیکل فزکس ٹریسٹے چلی گئیں۔ جہاں انہیں نظریاتی ہائی انرجی فزکس میں پوسٹ گریجوایٹ ڈپلومہ کورس مکمل کرنے کے لئے ایک سال کا سکالرشپ دیا گیا۔ 2001ء میں انہوں نے کینسی سٹیٹ یونیورسٹی Manhattan کے گریجوایٹ سکول میں داخلہ لیا اور 2008ء میں Experimental Particle Physics میں پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ڈاکٹر منصورہ شمیم نے ماسٹر اور پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری مکمل کرنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک ہاتھوں سے علی الترتیب 2005ء اور 2008ء میں دو گولڈ میڈل حاصل کئے۔

ڈاکٹر شمیم جولائی 2008ء سے امریکہ کی یونیورسٹی آف آریگن۔ یوجین میں Post Doc (ڈاکٹریٹ کے بعد ہائر کوالیفیکیشن ہولڈر) کے طور پر خدمات انجام دے رہی ہیں۔ آج کل وہ Cern (جنیوا) میں مقیم ہیں اور Atlas Experiment پر کام کر رہی ہیں۔ مارچ 2010ء تا فروری 2012ء ڈاکٹر شمیم ڈپٹی کنویز (Deputy Convener) اور Tau Trigger Group کی کنویز کے طور پر خدمات انجام دیتی رہی ہیں۔

آجکل ڈاکٹر منصورہ شمیم Quantum Black Holes کی کھوج میں مصروفِ عمل ہیں۔

ڈاکٹر منصورہ شمیم اپنے مضمون میں تحریر کرتی ہیں:

کائنات کے آغاز اور ارتقا کے بارے میں جاننا اور مادے کے بنیادی اجزائے ترکیبی اور ان کے درمیان باہمی عمل کا ادراک کرنا ہمیشہ سے انسان کی شدید خواہش رہی ہے۔

جنیوا کے مضافات میں 27 کلومیٹر لمبی سرنگ کے اندر مختلف ذرات کے درمیان زبردست تصادم پیدا کرنے کے لئے ایک Device تیار کی گئی جسے Large Hadron Collider LHC کہتے ہیں۔ اس سے مقصود مختلف سوالوں کا جواب ڈھونڈنا تھا مثلاً مادے کی ابتداء اور ذریعہ کیا ہے؟ کائنات کیسے معرضِ وجود میں آئی؟ درحقیقت وہ کیا عوامل تھے جن کے نتیجہ میں مختلف قسم کے ذرات تخلیق ہوئے؟ کائنات کے راز سمجھنے کے سلسلہ میں گمشدہ اجزاء اور کڑیاں کیا کیا ہیں؟ ہماری کائنات میں صرف مادہ کیوں موجود ہے Anti Matter کیوں نظر نہیں آتا؟

(سرن) CERN کا تعارف

دوسری عالمی جنگ ختم ہونے کے صرف تین سال بعد ایک نوبیل انعام یافتہ ماہر طبیعات Louis De Bro-Glie نے ایک یورپی فزکس لیبارٹری کی تجویز پیش کی۔ شروع میں بارہ ملکوں نے ایک معاہدے پر دستخط کئے اور اس طرح یورپین نیوکلیئر ریسرچ کونسل یعنی Cern (سرن)

قائم ہوئی۔1952ء میں لیبارٹری کے مقام کے لئے سوئٹزر لینڈ کے شہر جنیوا کا انتخاب کیا گیا۔ مختلف ذرات کے درمیان زبردست تصادم پیدا کرنے کے لئے LHC کی منظوری 1995ء میں دی گئی جس کا بجٹ 2.6 ارب سوئس فرانکس مقرر کیا گیا۔ لیکن اس منصوبے کی تکمیل تک اصل اخراجات بڑھ کر 480 ملین سوئس فرانکس ہو گئے۔

LHC کیا ہے؟

LHC ذرات کے درمیان تصادم پیدا کرنے والی دنیا کی سب سے بڑی Device ہے جو کہ ذرات کو زیادہ سے زیادہ قابل حصول توانائیوں کی مدد سے باہم ٹکراتی ہے یہ اس سرنگ میں موجود ہے جو فرانس اور سوئٹزر لینڈ کے مضافات کے نیچے سو میٹر زیر زمین گزرتی ہے۔ یہ Device پروٹونز کے دو دھاروں کو اس قدر اسراع دیتی ہے کہ ان کی رفتار روشنی کی رفتار کے قریب قریب ہو جاتی ہے۔ دو مخالف سمت میں حرکت کرنے والے ان دھاروں کو دبا کر انسانی بال کی چوڑائی سے بھی کم کر دیا جاتا ہے۔ پھر انہیں ایک دوسرے کے قریب لا کر LHC کے حلقے میں چار مختلف مقامات پر ایک دوسرے سے ٹکرایا جاتا ہے جہاں پر سراغ لگانے والے Detectors ATLAS, CMS, ALICE, LHC موجود ہوتے ہیں۔ تصادم (ٹکر) کے وقت LHC میں مہیا کی جانے والی توانائی اور درجہ حرارت ویسے ہی ہوتے ہیں جیسے Big Bang (ابتدائی بڑے دھماکے) سے چند لمحے بعد موجود تھے۔ Big Bang Theory کے مطابق کائنات کا آغاز ایک Singularity (بند نقطے) سے ہوا۔ جو آناً فاناً پھٹ پڑا جس سے اندر کا مقید مادہ باہر نکل آیا جس کی وجہ سے دوبارہ ایک نئی کائنات نے جنم لیا۔ جب LHC میں ٹکرانے والے ذرات ٹوٹتے ہیں تو نئے ذرات بنتے ہیں۔ ان نئے ذرات کا بہت صحیح اور اعلیٰ وجدید آلات (جنہیں Detectors کہتے ہیں) کے ذریعے پتہ لگایا جاتا ہے۔ یہ Detectors بہت طاقتور کیمروں کا کام کرتے ہیں۔

ان نئے ذرات سے متعلق حاصل شدہ حقائق اور معلومات (Data) کا تجزیہ کرنے سے ان ذرات کے خواص اور ان کے درمیان موجود قوتوں کا تعین کیا جاسکتا ہے۔ اس چیز کا بھی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ Big Bang (ابتدائی بڑے دھماکے) کے وقت حالات کیا تھے۔ LHC مارچ 2012ء سے پوری طرح کام کر رہا ہے۔

ایٹم کی ساخت

بنیادی ایٹمی ماڈل بتاتا ہے کہ ایٹم میں پروٹانز (Protons) اور نیوٹرانز (Neutrons) مرکزی حصہ Nucleus تشکیل دیتے ہیں اور الیکٹرانز (Electrons) نیوکلیئس کے گرد گھومتے ہیں۔ الیکٹرانز ابتدائی نوعیت کے ذرات ہوتے ہیں جن کا مطلب ہے ان کی کوئی ذیلی ساخت نہیں ہوتی لیکن یہ بات پروٹانز اور نیوٹرانز کے بارے میں درست نہیں ہے۔ یہ بنیادی ذرات سے بنے ہوتے ہیں جنہیں Quarks کہتے ہیں تمام ابتدائی اور اساسی ذرات جو کائنات کا مادہ (Matter) تشکیل دیتے ہیں دو گروپ میں تقسیم شدہ ہیں یعنی Quarks اور Leptons۔

Leptons کی مثالوں میں الیکٹران۔ موان (Moun) اور Tau شامل ہیں۔

چار قوتیں جن کے ذریعہ ذرات کا باہمی عمل رونما ہوتا ہے یہ ہیں: شدید قوت، برقی مقناطیسیت، کمزور قوت اور کشش ثقل۔

شدید قوت جو Sub-Nuclear سطح پر پائی جاتی ہے۔ پروٹان کے اندر Quarks کو مجتمع رکھتی ہے۔

برقی مقناطیسیت کیمیائی ردعمل نیز برقی اور مقناطیسی مظاہر کی ذمہ دار ہے۔ کمزور قوت اپنے آپ کو Radioactivity (ریڈیائی شعاعوں کے اخراج اور اثر پذیری کا عمل) اور B-decays (وہ عمل جو سورج کے چمکنے کا باعث ہے) میں ظاہر کرتی ہے۔ جبکہ ثقلی عمل کشش ثقل کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

1979ء کا طبیعات کا نوبیل پرائز

گلاشاؤ، وین برگ، سلام نظریہ جو سٹینڈرڈ ماڈل کے نام سے بھی جانا جاتا ہے کے مطابق الیکٹرو ویک عمل Quarks اور Leptons کے درمیان Photon (روشنی کے ذرے کو دیا گیا نام) اور بھاری چارج والے W اور نیوٹرل (بغیر کسی چارج کے) Z ذرات کے باہمی تبادلے کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے۔ 1979ء میں نوبیل پرائز مشترکہ طور پر شیلڈن لی گلاشاؤ (امریکی سائنسدان)، عبدالسلام (پاکستانی سائنسدان) اور سٹیون وین برگ (امریکی سائنسدان) کو مشترکہ طور پر دیا گیا ''بسبب ابتدائی ذرات کے درمیان مربوط کمزور قوت اور برقی مقناطیسیت کے باہمی عمل کے نظریہ کے سلسلہ میں ان کے قابل قدر کام کے نیز کمزور نیوٹرل رو کی پیش خبری کے''۔

ذرات کی کمیت کا راز

ذراتی طبیعات کا سٹینڈرڈ ماڈل (گلاشاؤ، وائن برگ، سلام نظریہ) اس امر کی وضاحت نہیں کرتا کہ مختلف ذرات کو کمیت کیسے حاصل ہوتی ہے؟ اور یہ کہ کچھ ذرات بھاری اور کچھ ہلکے کیوں ہوتے ہیں؟ البتہ یہ ایک نئے وجود/فیلڈ کی پیش خبری دیتا ہے۔ یہ باور کیا جاتا ہے کہ ساری خلا اس فیلڈ سے بھری ہوئی ہے اور ذرات اس فیلڈ سے باہمی تعامل کے ذریعہ کمیت (Mass) حاصل کرتے ہیں۔ 1960ء کی دہائی میں Peter Higgs (برطانوی سائنسدان۔) نے الیکٹرو ویک نظریہ میں از خود شکستہ سمٹری (Spontaneously Broken Symmetry) کا نظریہ پیش کیا جو بالعموم ابتدائی ذرات اور بالخصوص W اور Z ذرات کی کمیت کے نقطۂ آغاز کی وضاحت کرتا ہے۔ اس نظریہ سے ایک نئے ذرے یعنی ''Higgs Boson'' کے وجود کی پیش خبری ملتی ہے۔

4 جولائی 2012ء کا ایک اہم اعلان

4 جولائی 2012ء کو CERN (سرن) میں منعقدہ ایک سیمینار میں ATLS اور CMS دونوں کے تجربات کے مطابق اعلان کیا گیا کہ ایک ایسا ذرہ مشاہدے میں آیا ہے جو Higgs Boson (جس کی ایک عرصہ سے تلاش تھی) سے مطابقت رکھتا ہے۔ یہ کائنات کو سمجھنے اور ذراتی طبیعات کے میدان میں ایک سنگِ میل اور پیش رفت ہے۔ دونوں تجربات میں ایک نئے ذرے کی واضح علامات کا مشاہدہ کیا گیا ہے جس کا Mass تقریباً 120Gev Region ہے اس نئے ذرے کا مشاہدہ، Data سے ملنے والی معلومات کی مستقبل میں زیادہ تفصیل سے سمجھنے کی نشان دہی کر رہا ہے۔ اس سال LHC کے زیادہ Data کے ساتھ تجربات فراہم کرنے کے بعد ان مشاہدات کی زیادہ مکمل تصویر ابھرے گی۔

Higgs Particle کی غیر معمولی اہمیت

اگلا قدم اس ذرے کی حتمی نوعیت اور کائنات کے متعلق ہمارے علم کے لئے اس کی اہمیت کا تعین کرنا ہے۔ کیا اس کے خواص ایک عرصہ سے تلاش کئے جانے والے Higgs Boson جیسے ہیں۔ جو ذراتی طبیعات میں سٹینڈرڈ ماڈل کی آخری گمشدہ کڑی ہے۔

سٹینڈرڈ ماڈل ان بنیادی ذرات، جس سے ہم اور کائنات میں نظر آنے والا تمام (Matter) مادہ بنا ہوا ہے اور ان کے درمیان عمل کرنے والی جو قوتیں ہیں ان کی وضاحت کرتا ہے۔ بہرحال تمام مادہ جو ہم دیکھ سکتے ہیں کل مادے کے 4% سے زیادہ معلوم نہیں ہوتا Higgs Particle کی ایک غیر معمولی صورت ایک ایسے پُل کی سی ہوسکتی ہے جو کائنات کے اس 96% کو سمجھنے میں مدد دے جو اب تک پردہ راز میں ہے اور جسے Dark Matter اور Dark Energy بھی کہتے ہیں۔ بہرحال Higgs Particle جو بھی شکل اختیار کرے مادے کی بنیادی ساخت سے متعلق ہمارا علم ایک بڑا قدم آگے کی جانب لینے والا ہے۔

پاکستان اور سرن (CERN) لیبارٹری کے روابط

پاکستان کا سرن لیبارٹری سے تعارف کا سلسلہ پاکستان کے واحد نوبیل لارئیٹ ڈاکٹر عبدالسلام کی وساطت سے 1960ء کی دہائی تک پیچھے جاتا ہے۔ کمزور نیوٹرل کرنٹ کا وجود، جس کی پیش خبری ڈاکٹر عبدالسلام، سٹیون وین برگ اور شیلڈن گلاشاؤ نے اپنے اپنے طور پر الگ الگ دی تھی، 1973ء میں CERN میں تجربات کے ذریعے ثابت ہو گیا انہیں اس دریافت پر 1979ء میں مشترکہ طور پر نوبیل پرائز دیا گیا۔ ڈاکٹر عبدالسلام کی تجویز پر پاکستان اور سرن کے درمیان ایک غیر رسمی تعاون قائم ہو گیا۔ CERN کی جانب سے Owen Lock اور پاکستان اٹامک انرجی کمیشن (PAEC) نے اس سلسلے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس دوران پاکستان سے نظریاتی ماہرین طبیعات کو کم مُدتی قیام کے ذریعہ CERN میں کام کرنے کے مواقع ملنے لگے۔ یہ 1997ء کی بات ہے کہ CMS Detectors کے لئے آٹھ مقناطیسی Supports (سہارہ۔ ٹیک) تیار کرنے کے لئے PAEC (پاکستان اٹامک انرجی کمیشن) اور CERN کے درمیان ایک ملین (دس لاکھ) سوئس فرانک کے معاہدے پر دستخط ہوئے۔ 2000ء میں Resistive Plate Chambers تیار کرنے کے لئے ایک اور معاہدہ ہوا۔

اسلام آباد کا ادارہ NCP

اسلام آباد میں واقع NCP (طبیعات کا قومی مرکز) LHC کے کمپیوٹنگ گرڈ (GRID) پراجیکٹ کا ایک حصہ ہے جس کا مطلب یہ ہوا کہ NCP پیچیدہ اور جدید قسم کے Data کے تجزیہ کے لئے کمپیوٹرز اور سافٹ ویئر سٹرکچر مہیا کرتا ہے۔ پاکستان نے CMS Detectors پر کام کے دوران نہ صرف دس ملین (ایک کروڑ) ڈالر کی رقم فراہم کی بلکہ افرادی قوت بھی مہیا کی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ دوسرے پاکستانی Post Docs اور طلبا جو امریکی اور یورپی ادارہ جات کے ساتھ منسلک ہیں اس سارے پراجیکٹ کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے اپنا حصہ ڈال رہے ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم شمیم احمد نیر صاحب مربی سلسلہ کلاس والا ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرے بیٹے خاقان احمد نیر واقف نو نے قرآن کریم ناظرہ مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 14/ اگست 2012ء کو F/13 اسلام آباد میں آمین کی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ خاکسار نے بچے سے قرآن کریم سنا اور بچے کے خالو جان مکرم ندیم احمد صاحب نے دعا کروائی۔ قرآن کریم ناظرہ پڑھانے میں بچے کی والدہ محترمہ امۃ العزیز صاحبہ دارالبرکات ربوہ نے بڑی محنت کی۔ موصوف مکرم عبدالباقی صاحب گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ کا پوتا اور مکرم صوبیدار (ر) محمد صادق صاحب بھٹی آف دارالبرکات ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو قرآن کریم کے نور سے وافر حصہ پانے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم محمد انور شاہد صاحب معلم وقف جدید نسووالی سوہل ضلع گجرات تحریر کرتے ہیں۔

سات بچوں تیمور فاتح ابن مکرم وسیم احمد صاحب، حلیم احمد ابن مکرم مرزا نعیم احمد صاحب، مامون احمد ابن مکرم محمود احمد صاحب، کامران احمد ابن مکرم تنویر احمد صاحب، ارسلان احمد ابن محمد انور شاہد، علینہ بشارت بنت مکرم بشارت احمد صاحب، طیبہ بشارت بنت مکرم بشارت احمد صاحب نے قرآن کریم ناظرہ کا دور مکمل کر لیا ہے۔ ان کے ساتھ تین غیر از جماعت بچیوں نے بھی قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کیا اور وہ بھی تقریب آمین میں شامل تھیں۔ تقریب آمین مورخہ 18 جولائی 2012ء کو نماز مغرب کے بعد صدر جماعت احمدیہ نسووالی کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم عطاء المنان قمر صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید نے بچوں سے قرآن کریم سنا اور پھر بچوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ آخر میں صدر صاحب مکرم وسیم احمد صاحب نے دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو قرآن کریم پڑھنے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم منیر احمد عابد صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سابق امیر ضلع بہاولپور بعارضہ قلب طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے ایمرجنسی وارڈ میں داخل ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔

نیز میرے بھائی مکرم محمود احمد صاحب جرمنی کئی ماہ سے بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دونوں احباب کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم رانا رفیق احمد صاحب لندن تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ فریدہ رفیق صاحبہ امریکہ گئی تھیں۔ وہاں گھر کی سیڑھیوں سے گر گئیں جس سے ٹانگوں کا فریکچر ہو گیا۔ بہت خون بہہ گیا فوری طور پر مقامی ہسپتال میں داخل کروایا۔ ابھی تک زیر علاج ہیں اور ساتھ بخار بھی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

محترمہ صدیقہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم آفتاب احمد چغتائی صاحب رحمٰن پورہ لاہور دل کی تکلیف کی وجہ سے بہت بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

محترمہ شاہدہ اشفاق صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب سبزہ زار لاہور جوڑوں کے درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کو بائیں طرف فالج کا ہلکا اٹیک ہوا تھا شوگر اور ہارٹ کی تکلیف بھی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مستحق طلبہ کی امداد

علم کا فروغ اور اس کی روشنی دنیا میں پھیلانا دین حق کا بنیادی مشن ہے۔ بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خدائے عزوجل نے پہلی وحی میں فرمایا اقرأ .... کہ پڑھ اللہ کے نام سے جس نے تجھے پیدا کیا۔'' آپ ﷺ نے فروغ علم کے لئے بے پناہ جدوجہد کی۔ آپ ﷺ نے تحصیل علم کو جہاد قرار دیا، یہاں تک فرمایا کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے، پھر فرمایا کہ پنگھوڑے سے قبر تک علم حاصل کرو۔

آپ کے عاشق صادق سیدنا حضرت مسیح موعود نے تو خدا تعالیٰ سے خبر پا کر ہمیں یہ نوید دی کہ

''میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔۔۔''

(تجلیات الٰہیہ۔ صفحہ 409)

علم و معرفت میں کمال حاصل کرنا اب صرف احمدی کی شان ہوگا جس کی زندہ مثال ڈاکٹر عبدالسلام ہیں۔ ہمیں تو ہزاروں ڈاکٹر عبدالسلام چاہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا

''اگر ہم اپنی غفلت کے نتیجہ میں اچھے دماغوں کو ضائع کر دیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس جو طلبہ ہونہار اور ذہین ہیں ان کو بچپن سے ہی اپنی نگرانی میں لے لینا چاہئے اور انہیں کامیاب انجام تک پہنچانا جماعت کا فرض ہے۔''

(خطبات ناصر جلد اوّل صفحہ 85)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

''اگر کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہا تو جماعت کو بتائیں، مجھے بتائیں، انشاء اللہ کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے''

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ نمبر 145)

اسی طرح آپ نے مزید فرمایا

''طلبہ کی امداد کا ایک فنڈ ہے۔ تعلیم بھی بہت مہنگی ہو چکی ہے۔ اگر طلباء اور والدین بچوں کے پاس ہونے کے موقع پر اس مد میں بھی رقم دیں تو کئی مستحق طلبہ کی مدد ہو سکتی ہے۔ اگر ہر طالب علم سال میں دس پندرہ پاؤنڈ ہی دے تو غریب ملکوں میں ایک طالبعلم کے سال بھر کی کاپیوں کتابوں کا خرچ پورا ہو سکتا ہے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 26 اکتوبر 2007)

پس آیئے! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنے کے لئے خلفاء کے ارشادات پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ہم بھی اس کار خیر میں کچھ حصہ ڈالیں۔

جماعت میں بہت سے ایسے افراد جو غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کی پڑھائی کے اخراجات نہ اٹھا سکتے ہیں ایسے مستحق اور غریب طلبہ کیلئے صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک شعبہ ''امداد طلبہ'' کے نام سے قائم ہے۔ اس کے ذریعہ امسال یکم جولائی 2010ء سے جون 2011ء تک 7379 طلباء / طالبات کو وظائف اور 302 طلباء / طالبات کو کتب مہیا کر چکے ہیں۔

یہ شعبہ مخیر احباب کی طرف سے ملنے والے عطیات اور مالی معاونت سے ہی چل رہا ہے۔ اس شعبہ کے تحت سینکڑوں طلباء و طالبات اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1:۔ سالانہ داخلہ جات، 2:۔ ماہوار ٹیوشن فیس 3:۔ درسی کتب کی فراہمی، 4:۔ فوٹو کاپی مقالہ جات، 5:۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری و سیکنڈری 8 ہزار روپے سالانہ سے 10 ہزار روپے تک

2۔ کالج لیول 24 ہزار روپے سالانہ سے 36 ہزار روپے تک

3۔ بی ایس سی۔ ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات ایک لاکھ سے 3 لاکھ روپے تک

سینکڑوں طلبہ کو اس شعبہ کے تحت امداد فراہم کی جاتی ہے لیکن اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کیلئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کیلئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی مد ''امداد طلبہ'' میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔

فون: 0092 47 6215 448

موبائل: 0092 321 7700833

0092 333 6706649

E-mail:

assistance@nazarattleem.org

URL:

www.nazarattaleem.org

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم)

عطیہ خون خدمت خلق ہے

قرارداد تعزیت بروفات محترم چوہدری شبیر احمد صاحب

وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

از: صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

ہم اراکین صدر انجمن احمدیہ پاکستان اپنے بزرگ رفیق کار مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب کی وفات پر اپنے دلی رنج اور غم کا اظہار کرتے ہیں۔

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب 23 نومبر 1917ء کو حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت حافظ عبدالعزیز صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ تعلیم کے حصول کے بعد 1940ء میں آپ امتحان میں کامیاب ہونے کے بعد ملٹری اکاؤنٹس سروس میں منتخب ہوگئے۔ جہاں انہوں نے 1951ء تک کام کیا۔ یہاں کام کے دوران ہی 1944ء میں آپ نے حضرت مصلح موعود کی خدمت میں وقف زندگی کی درخواست پیش کی۔ 1951ء میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت مصلح موعود نے خود آپ کا انٹرویو لیا اور آپ کا وقف منظور کرتے ہوئے آپ کو نائب وکیل المال مقرر فرمایا۔ بعدازاں آپ نائب وکیل المال ثانی مقرر ہوئے۔ جہاں 1960ء تک کام کیا اور پھر آپ کا تقرر بطور وکیل المال اول ہوا اور اس طرح 52 سال تک تادم وفات اس اہم شعبہ میں ہی خدمات بجالاتے رہے۔

اس اہم خدمت کے ساتھ ساتھ آپ جماعت کی ذیلی تنظیموں میں بھی خدمات بجالاتے رہے۔ ربوہ آنے کے ساتھ ہی 1951ء میں آپ کا تقرر بطور معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ہوا۔ علاوہ ازیں خدام الاحمدیہ میں بطور مہتمم ایثار و استقلال اور مہتمم اصلاح وارشاد بھی کام کرتے رہے۔ مجلس انصاراللہ مرکزیہ کی مرکزی عاملہ کے بھی رکن رہے اسی طرح مجلس انصاراللہ پاکستان کی عاملہ میں بھی خدمات بجالاتے رہے۔

بطور وکیل المال اول چوہدری صاحب موصوف نے بہت غیر معمولی خدمات سرانجام دی ہیں۔ چنانچہ خدا کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے لمبے عرصہ سے پاکستان کی جماعت باوجود انتہائی مشکلات حالات سے گزرنے کے دنیا کی تمام جماعتوں میں تحریک جدید کے چندہ میں پہلے نمبر پر آرہی ہے۔

مکرم چوہدری صاحب موصوف کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 27 جولائی 2012ء میں فرمایا کہ آپ خلیفہ وقت کے سلطان نصیر تھے اور خود بھی خلیفہ وقت کیلئے ہمیشہ دعائیں کرتے رہتے تھے۔ نیز فرمایا کہ چوہدری شبیر احمد صاحب نے موجودہ جماعتی نظام کی بنیادی اینٹوں میں سے نہیں تو کم از کم درمیانی اینٹوں کا کردار ضرور ادا کیا نیز فرمایا کہ حضرت مصلح موعود نے مکرم چوہدری صاحب کو آپ کا وقف قبول کرتے ہوئے جو نصیحت فرمائی تھی کہ جماعت کے کاموں کی اس طرح فکر کرنا جس طرح ایک ماں اپنے بچے کی فکر کرتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ چوہدری صاحب نے اللہ کے فضل سے اس نصیحت کو ہمیشہ پلے باندھے رکھا اور خوب نبھایا۔

ہم اراکین صدر انجمن احمدیہ محترم چوہدری شبیر احمد صاحب کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اور محترم چوہدری صاحب مرحوم کے پسماندگان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا کرے۔ آمین

☆......☆......☆

خبریں

ایران پاک گیس پائپ لائن آئندہ سال ستمبر تک سرحد تک پہنچ جائے گی

تہران نے کہا ہے کہ ایران پاک گیس پائپ لائن آئندہ سال ستمبر تک سرحد تک پہنچ جائے گی۔ ایرانی نیشنل گیس کمپنی کے مینجنگ ڈائریکٹر نے بتایا کہ ایران شہر سے 56 انچ ساتویں ایرانی گیس ٹرنک لائن پاکستانی سرحد اور زاہدان شہر میں نوے فیصد کام مکمل ہو چکا ہے جو کہ ستمبر 2013ء تک پایہ تکمیل تک پہنچ جائے گا جبکہ چھٹی ایران کی گیس ٹرنک لائن بھی ستر فیصد مکمل ہے۔ مجموعی طور پر 56 انچ پائپ لائن میں 900 کلومیٹر گیس بوشیرا سے پاکستانی صوبہ بلوچستان منتقل کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔

مالٹا دنیا کی سست ترین اور یونانی تیز ترین قوم ہے

عالمی سروے میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ مالٹا دنیا کی سست ترین قوم جبکہ یونانی سب سے متحرک لوگ ہیں۔ دنیا کی سست ترین اقوام میں افریقی ملک سوازی لینڈ دوسرے، ایک عرب ملک تیسرے اور سربیا چوتھے نمبر پر ہے۔ برطانیہ دنیا کا آٹھواں سست ترین ملک ہے جس کی تریسٹھ فیصد آبادی غیر متحرک ہے۔ سروے کے مطابق یونانی سب سے زیادہ متحرک قوم ہے جس کی صرف پندرہ فیصد آبادی سستی کا شکار ہے۔ امریکا سست اقوام کی اس فہرست میں چھیالیسویں نمبر پر ہے جس کے چالیس فیصد لوگ سستی کے مارے ہیں۔ بیس سست ترین ممالک کی فہرست میں اٹلی، آئیرلینڈ، ملائیشیا، ترکی اور یو اے ای بھی شامل ہیں۔ (جنگ 7/اگست 2012ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 25۔اگست

طلوع فجر	4:12
طلوع آفتاب	5:37
زوال آفتاب	12:10
غروب آفتاب	6:43

حسن نکھار کریم
چہرہ کی حفاظت اور نکھار کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

ذیابیطس ہر قسم کبدی، عصبی، معدی، اور بانقراسی کیلئے مفید اور مجرب
شوگر کنٹرول گولیاں 90 گولیاں =/100 روپے
TAHIR طاہر
(حکیم منور احمد عزیز چک چٹھہ حافظ آباد والے): 03346201283,03336706687
طاہر دواخانہ رجسٹرڈ بلال مارکیٹ اینڈ دارالفتوح شرقی ربوہ

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

FR-10

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنادیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
فون دکان 6212837
Mob:03007700369
اقصیٰ روڈ ربوہ

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہوزری، جنرل، دالیں، چاول اور مصالحہ جات کا مرکز
النور ڈیپارٹمنٹل سٹور
مہران مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
FREE HOME DELIVERY
پروپرائٹر: رانا احسان اللہ خاں
047-6215227, 0332-7057097

Homoeopathy ھوالشافی The Nature's Wonder
سرجری سے پہلے جہاں اور بھی ہیں
اپنی رپورٹس اور نسخہ جات لے کر اعتماد کے ساتھ تشریف لائیں
پرانی بیماری مشورہ فیس =/200 روپے
زیرنگرانی: سکوارڈن لیڈر (ر) عبدالباسط (ہومیوفزیشن)
سنٹر فار کرانک ڈیزیز
طارق مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
047-6005688 0300-7705078

Tayyab Ahmad
Express Center Incharge
0321-4738874
First Flight Express (Regd.)
INTERNATIONAL COURIERS & CARGO SERVICES
DHL VIA DUBAI
Lahore:
Al-Riaz Nursery D-Block Faisal Town
Main Peco Road Lahore.Pakistan
PH:0092 42 35167717, 37038097
Fax:0092 42 35167717
35175887

مغل بینکوئیٹ ہال
ایک نام | ایک معیار | مناسب دام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
کشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317